

مشائے کبریٰ

محمد یونس خان ہویدا





شائے کبریا

مجموعہ حمد

محمد یونس خان ہویدا

SANA-E-KIBRIA

YUNUS HAVAIDA

جہانِ حمد پبلی کیشنز، کراچی



جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	:	ثنائے کبریا
موضوع	:	حمدیہ کلام
حمد گو	:	یونسؑ ہویدا
سال اشاعت	:	جنوری ۲۰۰۴ء
کمپوزنگ	:	جہانِ حمد کمپوزنگ سینٹر۔
	:	فون: ۰۱-۲۹۲۲۷۰۱
کمپوزر	:	عبدالرحمن طاہر
طباعت	:	بینش پرنٹرز
قیمت	:	روپے

ناشر

جہانِ حمد پبلی کیشنز، کراچی پاکستان
 بی ۳۸/۲۶ ون ایریا لیاقت آباد کراچی





مجموعہ حمد ”شنائے کبریا“

کو

پیر و مرشد اشرف الامشاخ استاذ الاساتذہ

وحید العصر عالم باعمل، محقق، ادیب

حافظ قاری الحاج مولانا

ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان نقشبندی

مجددی مدظلہ العالی

اور

اپنے لائق و فائق فرزند

ڈاکٹر عبید احمد خان

کے نام

معنون کرتا ہوں

یونس ہویدا



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے



لَا اِلهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں



فرمانِ الہی

وَمَنْ أَعْرَضَ عَن ذِكْرِي
فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا ۝

ترجمہ :

جس نے میرے ذکر سے منہ موڑا تو
پیشک اس کے لئے تنگ زندگانی ہے

سورہ طہ، پارہ ۱۶۔ آیت نمبر ۱۲۳



فہرست مضامین

۱۰	الحاج اقبال عالم (ایم اے)	نعت سے حمد تک
۱۵	متنویر پھول	یونس ہویدا کی پاکیزہ شاعری
۲۳	طاہر سلطانی	ثنائے کبریا
۳۰	یونس ہویدا	توصیفِ نور
		ہے خوشبو ان کے شعروں میں
۳۳	گہرا عظمیٰ	بسی توحید باری کی
		ثنائے کبریا کی اشاعت پر محبتوں کے
۳۷	رفیق مغل	ساتھ نذرانہ عقیدت



فہرست کلام

(نوٹ) بیشتر کلام مصرع طرح پر کہا گیا ہے

- ۳۹ واحد ہے وہ اللہ جو ہے ذات میں یکتا
- ۴۰ اللہ کے کرم سے وہ جذبہ عطا ہوا
- ۴۲ رب کے سوا بہار کا مژدہ ثنائے کون
- ۴۴ مصروف حمد جب کبھی میرا قلم ہوا
- ۴۶ لیے ہیں اپنے بندوں کے ہزاروں امتحاں تو نے
- ۴۸ سب پہ رحمت کناں ہے رتِ جلیل
- ۵۰ یارب ہم پہ رحمت تیری
- ۵۲ آپ کا مجھ پہ کرم آپ کی رحمت بھی ہے
- ۵۴ لکھوں حمد باری تمنا یہی ہے
- ۵۵ صد اللہ اللہ لگا اے ہویدا
- ۵۶ تو ہی میرا خدا ہے تو ہی چمن کا مالی
- ۵۷ گلشن میں گل شمر بھی درخت چنار ہے
- ۵۹ بوئے گل میں خدائے جہاں مل گیا

- ۶۱ جس کی حکمت سے بنا سارا جہاں تو ہی تو تھا
- ۶۳ ترانہ گار ہے ہیں طائرانِ خوش نوا تیرا
- ۶۵ طور پہ حُسنِ ازل تیری ہی رعنائی ہے
- ۶۷ وہی کافی، وہی ثانی و لے انشائیہ کیا ہے
- ۶۹ تسخیر ماہتاب ہے اس ذوالجلال کے سبب
- ۷۱ آب و تاب طورِ سینا تیری سطوت کا ثبوت
- ۷۳ اسی کے انس و جاں باغِ جناں بھی اس کا ہے
- ۷۴ یہ فیضانِ حبیبِ کبریا ہے
- ۷۶ حمدِ رتِ دو جہاں کرتا رہوں
- ۷۸ رتِ عالم ہے خالقِ عالم
- ۸۰ خالقِ کون و مکان اللہ ہے
- ۸۲ لکھوں میں حمد وہ ہمت عطا کر
- ۸۴ حُسنِ عمل کے واسطے توفیقِ گرملے
- ۸۶ گرداب میں کشتی ہے اللہ سہارا دے
- ۸۸ سکونِ دل مرے داور عطا کر
- ۹۰ یہ آرزو ہے دل کو ہمارے چلا ملے
- ۹۲ مرے دل کی دنیا میں آئے خدا را

۹۴

خوف کیوں ہوگا روزِ محشر سے

۹۶

خدا کو یہاں اور وہاں دیکھتا ہوں

تصوف کے رنگ میں حمد یہ کلام

۹۸

نکالا ہے گھر سے بڑا ہی کرم ہے

۱۰۰

آفریں اس پہ جو غم خندہ بہ لب سہہ جائے

۱۰۱

دیکھیں گے آج جلوۂ جانانِ نظر سے ہم

۱۰۳

عشق ہے بے خبر اپنے انجام سے

۱۰۵

محفل میں دیوانے آئے

۱۰۷

حُسن کو پردے میں رہنا چاہیے

دعائے شاعر

۱۰۹

گدا ہوں تو جھولی کو بھر دے اے داتا

۱۱۰

رب کے حضور ہاتھ اٹھائیں دعا کریں

۱۱۲

اسناد حافظ قاری الحاج مولانا

ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان نقشبندی

★★★ ★ ★★★



نعت سے حمد تک

الحاج اقبال عالم (ایم اے)

اللہ کے نزدیک اسلام سب سے پسندیدہ دین ہے ہر مسلمان کی زندگی کا سب سے اہم فریضہ اللہ کی عبادت ہے اللہ تعالیٰ خالق کون و مکاں ہے۔ رازق مخلوقات ہے وہ سب سے بڑا اور عظمتوں والا ہے وہی حکمتوں والا ہے وہ مالک و مختار ہے۔ تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں۔

اردو ادب میں حمد ہی وہ صنف ہے جو اللہ کی تعریف اور اس کی ثناء کا احاطہ کرتی ہے۔ حمد کا دامن بہت وسیع ہے وہ جو آسمانوں، زمینوں، سمندروں اور فضاؤں کا مالک ہے سارے جہانوں پر اسی کی حکومت ہے ذرہ ذرہ چرند پرند اور ہجر شجر اس کی تسبیح پڑھتے ہیں اسی کے ذکر اور اسی کی تعریف میں رطب اللسان

ہیں۔ وہ وحدہ لا شریک لہ ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ رب ذوالجلال اس کائنات کے خلق سے پہلے بھی تھا آج بھی ہے اور ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔

جس کی حکمت سے بنا سارا جہاں تو ہی تو تھا

گن سے پہلے کون تھا اے لامکاں تو ہی تو تھا

اس شعر کے خالق ہیں محمد یونس خان ہویدا جن کی کاوشوں پر محیط مجموعہ حمد بعنوان ”ثنائے کبریا“ منصہ شہود پر جلوہ آرا ہے۔ اس حمد یہ مجموعے سے پہلے یونس ہویدا صاحب کے نعتوں کے تین مجموعے ”جذبہ محبت“ ۱۹۸۸ء۔ ”نوائے بے نوا“ ۱۹۹۳ء اور ”مدحت رسول انام“ ۲۰۰۰ء میں سرور کونین کی عقیدت لیے بھرپور تاثر کے ساتھ شائع ہو کر عوام سے داد و تحسین وصول کر چکے ہیں۔ محمد یونس خان ہویدا کی نعتوں میں رسول اکرم سے بھرپور عقیدت کا اظہار ہے اور اب اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء پر مشتمل مجموعہ حمد ”ثنائے کبریا“ کے نام سے شائع ہوا ہے ”ثنائے کبریا“ سے چند حمد یہ اشعار ملاحظہ ہوں۔

ہے زباں پر مری اسم رب العلا

حمد کرنے کو طرزِ بیاں مل گیا

.....☆.....

اللہ کے کرم سے وہ جذبہ عطا ہوا

یہ بندۂ حقیر بھی محو ثنا ہوا

یونس ہویدا کے لیے یہ انتہائی سعادت کا مقام ہے کہ اللہ رب العزت کے ذکر اور اس کی توصیف و تعریف کا یہ اعجاز ہے کہ انہیں حمد کا طرزِ بیاں مل گیا۔

زندگی کیا ہے۔ زندگی کا مقصد کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ پر اپنی آخری کتاب قرآن کریم کا نزول فرما کر اپنے بندوں کو زندگی کے رموز و علامت سے آشنا کیا۔ زندگی بسر کرنے کے آداب سکھائے، والدین کے حقوق اور حقوق العباد واضح کئے۔ خیر و شر میں تمیز سکھائی اپنی عبادت کا قرینہ دیا، اللہ تعالیٰ نے اپنے راز ہائے سر بستہ کو سمجھنے کے لئے انسان کو حواسِ خمسہ عطا کئے۔ عقلِ سلیم دی سوچنے سمجھنے کی قوت بخشی، علم کی روشنی سے نوازا، جہالت کے اندھیروں سے نکالا انسان کو اشرف المخلوقات کا درجہ دیا۔ بے شمار نعمتیں اپنے بندوں پر اتاریں ان کا ادراک دیا۔ زمینوں، پہاڑوں، ریگزاروں، سمندروں اور فضاؤں میں ایسے دینے چھپا دیے جو انسان کی بنیادی ضروریات کا درجہ رکھتی ہیں آسمان پر چاند، سورج، ستارے سجائے جو توانائی، حرارت اور روشنی مہیا کرتے ہیں۔ اس نے سورج چاند ستاروں کی گردش کا نظام اپنی حکمت سے بنایا دن رات کا تسلسل موسموں کا تغیر و تبدل سب اسی کے زہین منت ہیں۔ دنیا میں سب کچھ ربُّ العزت نے انسان کے تصرف میں دے دیا، فضاؤں اور سمندروں کو مسخر کر دیا۔ زمین پر بارشوں اور دریاؤں کے پانی سے سبزہ اگایا اناج کی فصلیں پیدا کیں، پھل دار درخت اور خوشنما پھولوں کے گلستے سجائے یہ سب انسان پر اس کی نوازشیں اور عنایتیں ہیں۔ یہی اللہ کا اپنے بندوں سے محبت کا ثبوت ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو علم و ادب کی فضیلت سے آشنا کیا، فکر و تحقیق کا جوہر بخشا۔ اب بھی اگر انسان اپنے خالق و مالک کی حمد و ثنا میں کوتاہی کرے تو یہ انسان کی نافرمانی ہے اس نے بندوں کو بات کرنے اور بات کہنے کا سلیقہ دیا اظہارِ خیال کا ادراک دیا، الفاظ کا استعمال اور اپنے مافی الضمیر کے اظہار کے لئے طرزِ بیان کا شعور دیا۔

اور طرزِ بیاں ہی کسی شاعر کی انفرادیت کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ ہویدا نے حمد کے میدان میں قدم رکھا ہے، ایک عرصے سے حمد و نعت کہہ رہے ہیں۔ الفاظ کے استعمال اور ان کے حسن معنی کا ادراک بھی رکھتے ہیں۔ نعتِ رسول مقبول حضرت محمد ﷺ کے ذکر اور ان کے اوصاف اور ان کی سیرت اور ان کے سراپا کی تعریف پر محیط ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کی محبت کا اعلان قرآن مجید میں کیا ہے۔

اس نے فرمایا کہ میں اور فرشتے نبی ﷺ پر درود و سلام بھیجتے ہیں اے ایمان والو تم بھی نبی ﷺ پر درود و سلام بھیجو۔

اللہ کے محبوب کا ذکر اور ان کی توصیف ہر صاحب ایمان پر لازم ہے۔

ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ سے بشر کو ملانے کا خوشگوار فریضہ حضور اکرم حضرت محمد ﷺ نے انجام دیا۔ ہم نے اللہ تعالیٰ کو ان ﷺ کی وساطت سے جانا۔

وحدت کا آئینہ جو دکھایا رسول نے

دنیا کے آگے سر نہ کبھی میرا خم ہوا

لے آیا جذبِ شوقِ حرم کی فصیل تک

پایا نبی کا قرب خدا کا کرم ہوا

اللہ رب العزت ہمیں نظر نہیں آتا مگر وہ ہر جگہ موجود ہے وہ سب کچھ دیکھتا ہے۔

وہ سب کچھ سنتا ہے وہ عالم الغیب ہے۔

حمد میں رطب اللساں ہیں یا الہی ہم سبھی

ہم سمجھتے ہیں یہ تجھ سے ہے محبت کا ثبوت

رب ، رکازِ دو عالم کی عبادت لازمی
 اے ہویدا ہیں عمل تیرے عبادت کا ثبوت
 اس قبیل کے اشعار ”ثنائے کبریا“ کی زینت ہیں۔ ہویدا صاحب کی فکر
 اللہ سے محبت کا اعلان ہے ایک اور شعر دیکھئے۔

ہویدا تو ہے بندہ ایک احقر
 وہی حمد و ثناء لکھوا رہا ہے



میرے قلم نے سیکھ لیے رازِ حمد و نعت
 اللہ جب لکھا تو قلم محترم ہوا

محمد یونس خان ہویدا کی محبتوں کا یہ آئینہ اپنے خالق حقیقی کے کرم اور عنایتوں
 کا غماز ہے اور یہ سعادت ہر کسی کو میسر نہیں آتی جن پر اللہ رب العزت کی نوازشیں
 ہوتی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ توفیق دیتا ہے وہی اس کی حمد و ثنا کو اللہ کے بندوں کی
 تسکین کے لیے خونِ جگر بے آبیاری کر کے صفحہ قرطاس پر مجتمع کرتے ہیں۔

اللہ کا قرب حاصل ہونا بڑی بات ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ
 یونس ہویدا کو اپنے فضل و کرم سے نوازے اور انہیں مزید رازِ مشیت کے ادراک
 سے بہرہ مند کرے اور جہانِ حمد کی خدمت کے لیے عمرِ دراز عطا فرمائے۔

اقبال عالم





یونس ہویدا کی پاکیزہ شاعری

تنویر پھول

اس حقیقت سے کس صالح ذہن کو انکار ہو سکتا ہے کہ حمد اور نعت کا شغل پاکیزہ ترین اعمال میں شامل ہے اور خوش نصیب ہیں وہ ہستیاں جو اس نیک عمل میں مصروف ہیں۔ محمد یونس ہویدا بھی ایک ایسی ہی ہستی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کے حبیب ﷺ کی عنایت سے حمد گوئی اور نعت گوئی کا شرف حاصل ہوتا رہا ہے۔ ہویدا صاحب بزمِ جہانِ حمد سے وابستہ ہیں اور انہیں سفیرِ جہانِ حمد ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ بزمِ جہانِ حمد کے بانی برادرِ طاہر سلطانی میدانِ حمد و نعت میں نمایاں خدمات سرانجام دے رہے ہیں وہ باقاعدگی سے کتابی سلسلہ ”جہانِ حمد“ شائع کرتے ہیں جو اپنی نوعیت کا واحد جریدہ ہے اور اب تک اس کے تیرہ شمارے منظر عام پر آچکے ہیں۔ جہانِ حمد کے ابتدائی شماروں میں حمدیہ طرحی مشاعرہ (کتابی) شامل ہوتا رہا اور بزمِ جہانِ حمد کے قیام کے بعد ماہ اپریل ۲۰۰۲ء سے تادمِ تحریر ہر ماہ باقاعدگی سے طرحی حمدیہ مشاعرے منعقد کئے جا رہے ہیں۔ ہویدا صاحب بھی ان مشاعروں میں پابندی سے شرکت کرتے ہیں اور اس سلسلے کا

پہلا مشاعرہ جو غیر طرہی تھا موصوف کی رہائش گاہ پر منعقد ہوا تھا جو اس امر کا ثبوت ہے کہ وہ ایک صالح اور شریف النفس انسان ہیں۔ جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے ان کے تین نعتیہ مجموعے پہلے ہی شائع ہو چکے ہیں اور اب ان کا حمدیہ مجموعہ منظر عام پر آ رہا ہے جو ان کی خوش بختی کی دلیل ہے۔

یہ بات واضح طور پر محسوس کی گئی ہے کہ حمد گوئی کی طرف ہمارے شعراء کی توجہ کم ہے کیونکہ حمدیہ مجموعے انگلیوں پر گنے جاسکتے ہیں اس صورت حال کا تجزیہ کرتے ہوئے ایک دانشور نے تحریر کیا ہے کہ ”مطالعہ نعت کے دوران مجھے ایک بات جو انتہائی غور طلب محسوس ہوتی ہے وہ ہمارے نعت گو شعراء کی حمد سے بے اعتنائی ہے یہ کیسا جذبہ ایمانی ہے جو ہم سے نعت، منقبت اور سلام و مرثیہ تو لکھواتا ہے مگر قادر مطلق خالق کون و مکاں، رب کائنات، خدائے محمد اور خود اپنے پیدا کرنے والے کی بارگاہِ صمدیت میں ہدیہ حمد پیش کرنے پر آمادہ نہیں کرتا“۔ موجودہ زمانے میں حمد گوئی سے متعلق دو آراء ہمارے پیش نظر ہیں جو افراط و تفریط پر مبنی ہیں۔ ایک طبقہ فکر حمد گوئی کی اہمیت کا منکر ہے اور کہتا ہے کہ ”مروجہ حمد نگاری نہ فرض ہے نہ واجب اور نہ سنت موجدہ فقہی اعتبار سے یہ مستحب ہے اور اس کی بنیاد استحسان پر ہے جب کہ قرآن مجید میں سورہ نصر اور کئی مقامات پر حکم دیا گیا کہ اپنے رب کی حمد کرتے ہوئے اس کی تسبیح بیان کرو۔ اس سے ثابت ہوا کہ حمد کرنا صرف مستحب نہیں بلکہ واجب اور فرض کا درجہ رکھتا ہے جس کی تاکید قرآن مجید میں کی گئی ہے۔ نماز میں تکبیر، تسبیح، تحمید (حمد)، تہلیل، حضور ﷺ پر درود و سلام سبھی کچھ تو موجود ہیں جو اس حقیقت کو واضح کرتے ہیں کہ ہم اپنی عملی زندگی میں جس کا ایک پہلو

ادب بھی ہے ان امور سے غافل نہ رہیں اور اس بات کو تسلیم کریں کہ نعت گوئی کے ساتھ ساتھ حمد گوئی کی اہمیت بھی مسلم ہے۔ دوسرا طبقہ فکر خالص حمد کا قائل ہے۔ اسے حمد میں رسول اکرم کا ذکر گوارا نہیں وہ حقیقت بھول جاتا ہے کہ کلمہ طیبہ میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کے حبیب کی رسالت کا ذکر ایک ساتھ موجود ہے یہ کلمہ افضل الذکر کہلاتا ہے کیا ایسے لوگ صرف آدھا کلمہ پڑھ کر مومن ہونے کا دعویٰ کر سکتے ہیں؟ بزمِ جہانِ حمد ان دونوں انتہا پسند مکاتب فکر کے خلاف عملی جدوجہد کر رہی ہے تاکہ وہ اپنے باعمل خیالات سے رجوع کریں اور حمد و نعت کو ان کا جائز مقام دیں، جناب یونس ہویدا بھی اس بزم کے ایک فعال رکن ہیں۔

یہ بات ہمارے پیش نظر رہنی چاہیے کہ حضور اکرم ﷺ اپنے ہر خطبے کی ابتدا حمد ربّ جلیل سے فرماتے تھے۔ اس حقیقت کی طرف راقم الحروف نے اپنے ان اشعار میں توجہ دلائی ہے۔

نامِ کلمے میں اس نے نبی کا رکھا ہے
 حمد میں سنت رب ادا کیجیے
 حمدِ حق سے ہو آغاز تقریر کا
 یوں ادا سنتِ مصطفیٰ کیجیے

.....☆.....

احمد ہیں وہ حامد ہیں وہ اے پھول اس میں شک نہیں
 ہے پیروی مصطفیٰ حمد و ثنائے کبریا

رب نے ”رفعنا“ کہہ دیا ذکرِ محمد کے لئے
 تعریف ہو سرکار کی ہے یہ رضائے کبریا
 میں ایک بار پھر عرض کروں گا کہ ہمارے شعراء کو یہ حقیقت ملحوظ رکھنی چاہیے کہ حمد
 کرنا سنتِ رسول ہے اور قرآن پاک میں بھی حکم دیا گیا ہے کہ ”اپنے رب کی تسبیح
 کرتے ہوئے اس کی حمد کرو“۔ اب ہویدا صاحب کے منتخب حمد یہ اشعار ملاحظہ کیجیے
 اہل ایمان و عرفان چشمِ بصیرت سے ہر طرف ذاتِ باری تعالیٰ کے جلووں کا
 مشاہدہ کرتے ہیں اس حقیقت کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہویدا صاحب کہتے ہیں۔

طور پر حُسنِ ازل تیری ہی رعنائی ہے
 چاند کا حُسن ہے کیا تیری ہی زیبائی ہے
 تیرے جلوے ہیں جہانوں میں ترا ذکر جمیل
 ذڑے ذڑے میں نمایاں تری رعنائی ہے

بیت اللہ کی زیارت کی سعادت ملنے پر عاجزی، انکسار اور تشکر کا اظہار دیکھئے۔

پینے زم زم چلا میں سونے حرم
 عاجزی اختیار کرتا ہوں
 رحمتوں کا نزول ہے مجھ پر
 شکر پروردگار کرتا ہوں

آیت الکرسی میں ارشاد باری تعالیٰ ہے ”لوگ اللہ تعالیٰ کے علم میں سے کسی چیز کا
 احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا وہ چاہے“۔ جتنی بھی سائنسی ترقی ہوگی وہ اسی زمرے میں
 آئے گی اسی بات کا اعتراف ہویدا صاحب کے اس شعر میں دیکھئے۔

تسخیر ماہتاب ہے اس ذوالجلال کے سبب
 اترا نہیں میں چاند پر اپنے کمال کے سبب
 مندرجہ ذیل شعر صنعتِ تلمیح کا حامل ہے جس میں حضرت بلالؓ کو خراجِ عقیدت
 پیش کرنے کے ساتھ ذاتِ باری تعالیٰ کی وحدانیت اور حبّ رسول پر زور دیا گیا
 ہے۔

کرتے رہے احد احد، دل میں تھا عشقِ مصطفیٰ
 عاجز امیہ ہو گیا عزمِ بلالؓ کے سبب
 ان اشعار میں بھی صنعتِ تلمیح دیکھئے۔

حضرت یونس کو نگلا ماہی بے تاب نے
 پھر سنی جس ذات نے آہ و فغاں تو ہی تو تھا
 آگ کے شعلے تھے رقصاں اور خلیں بے نوا
 ہو گئے گلزارِ شعلے پاسباں تو ہی تو تھا
 کچھ اور خوبصورت حمدیہ اشعار ملاحظہ کیجئے۔

وہی ہے مالک و خالق، نہیں ہے کوئی شریک
 مکاں بھی اس کا ہے اور لا مکاں بھی اس کا ہے
 وہی تراتا ہے طوفان میں سفینے کو
 اسی کی کشتی 'یم' بے کراں بھی اس کا ہے

.....☆.....

ہو گئیں خیرہ نگاہیں آب و گل کی بزم میں
نیلگوں یہ آسمان ہے تیری رفعت کا ثبوت



اسی کے جلوے آنکھوں میں بسے ہیں
وہی تو ہر طرف جلوہ نما ہے



حقیقت ہے اسے اب مان لو تم
وہی سب پر کرم فرما رہا ہے



رنجیدہ ہے یہ دل مرا ، شرمندگی بھی ہے
تیری عنایتوں کا کہاں حق ادا ہو



شفقت کی نظر رکھتا ہے بندوں پہ سدا تو
اے ربّ عطا تو ہے عنایات میں یکتا



وحدت کا آئینہ جو دکھایا رسول نے
دنیا کے آگے سر نہ کبھی میرا خم ہوا
ہونٹوں پہ ذکر رب کے سوا اور کچھ نہیں
میں جب سے آشنائے دیارِ حرم ہوا

زمیں مہکائی تو نے خوشنما پھولوں کی خوشبو سے
سجادی اپنی قدرت سے فلک پر کہکشاں تو نے
بارگاہِ باری تعالیٰ میں مناجات کا انداز دیکھئے۔

سکونِ دل مرے داور عطا کر
مریضِ عشق ہوں میری دوا کر
ہویدا کی یہی اک التجا ہے
فقیری اپنی چوکھٹ کی عطا کر

.....☆.....

جنت سے میں نکلا تھا اک بار خطا کر کے
تو بخش گئے میرے فردوس کا گوشہ دے
کہتا ہے ہویدا یہ رحمت کی نظر کر دے
بندہ ہوں ترا احقر، قسمت مری چمکا دے

.....☆.....

پرچم بلند دین میں کا جو کر سکے
اللہ سے دعا ہے کوئی رہنما ملے

میں ہویدا صاحب کو اتنے خوبصورت حمدیہ اشعار کہنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں آخر
میں اس حمدیہ مجموعے ”ثنائے کبریا“ کے لئے دو قطعے تاریخ اشاعت پیش ہیں۔



وہی ہے ارض و سما کا خالق
فلک ، زمیں کا ہے نور اللہ
صدائے ہاتف ہے پھول آئی
کہو ”وکیل و غفور اللہ“

۱۴۲۲ھ

ہے ثنائے کبریا میں پھول بھی نغمہ سرا
اور تاریخ اشاعت آج اس نے کیوں کہی
اے ہویدا آپ نے کی ہے جو یہ توصیف نور
”مرحبا ارض و سما کا نور ہے بے شک وہی“

۲۰۰۲ء

تنویر پھول





ثنائے کبریا

طاہر سلطانی

حمد اللہ کی تعریف ہے خدائے وحدۃ الاشتریک کی یکتائی و وحدانیت کا براہ راست اعلان ہے حمد عبادت بھی ہے اور شان عبادت بھی اور اہل ایمان کے نزدیک افضل ترین عبادت ہے۔

اللہ کے فضل و کرم سے اردو حمدیہ ادب میں ۸۰ء-۹۰ء کی دہائی میں ایک انقلاب برپا ہوا دس بارہ برس کے عرصے میں اردو حمد پر اتنا کام ہوا ہے کہ جس کی مثال ملنا ناممکن ہے۔

اللہ کے ہر کام میں حکمت ہوتی ہے حمد پر پہلے کام کیوں نہیں ہوا؟ اور اب ہو رہا ہے، یقیناً پہلے بھی رب کی کوئی حکمت تھی اور آج بھی اس کی حکمت و رضا سے یہ کام آگے بڑھ رہا ہے۔ خالق کائنات کے کرم سے اردو حمد کے ارتقا میں ”جہانِ حمد“ کراچی اور بزمِ جہانِ حمد پاکستان کراچی بڑا اہم اور بے مثال کردار ادا

کر رہے ہیں۔

جہانِ حمد کراچی اردو میں حمد کے موضوع پر اولین کتابی سلسلہ ہے جہانِ حمد کے ۱۳ شمارے شائع ہو کر پذیرائی حاصل کر چکے ہیں بزمِ جہانِ حمد پاکستان کراچی کے تحت ۲۰۰۰ء سے طرحی حمدیہ مشاعرے منعقد ہو رہے ہیں۔ ابتدائی مشاعرے جہانِ حمد کے صفحات پر دیکھے جاسکتے ہیں۔ ۲۰۰۱ء سے ماہانہ طرحی حمدیہ مشاعرے مختلف مقامات پر منعقد کئے جا رہے ہیں اللہ کا کرم ہے کہ آج اردو حمد کے ارتقاء کے حوالے سے ایک خوبصورت فضا قائم ہو چکی ہے۔ آپ کو یہ جان کر حیرت ہوگی کہ اردو کی چھ ساڑھے چھ سو برس کی تاریخ میں کل ۲۹ مجموعہ ہائے حمد شائع ہوئے ہیں۔ ان مجموعوں میں تین مجموعہ ہائے حمد ایسے ہیں جو ۶۰ء کی دہائی سے پہلے شائع ہو چکے تھے۔ بقیہ ۲۶ مجموعہ ہائے حمد ۱۹۸۰ء تا ۲۰۰۰ء شائع ہوئے اس حوالے سے کراچی شہر کو یہ سبقت حاصل ہے کہ یہاں سے ۱۵ مجموعہ ہائے حمد منظر عام پر آئے پندرہواں مجموعہ حمد ”ثنائے کبریا“ ہے جس کے مصنف کراچی کے معروف شاعر یونس ہویدا ہیں۔

”جہانِ حمد (سہ ماہی کراچی)“ اور بزمِ جہانِ حمد کے پر خلوص معاون، میرے محسن، محمد یونس خان ہویدا ۱۹۳۰ء میں محمد اقبال حسین خان کے گھر غازی پور (یوپی) میں پیدا ہوئے۔ معاشیات میں بی اے کیا اور ایل ایل بی کیا۔ اس کے علاوہ معاشیات، انگریزی اور اسلامیات میں اپنے مطالعہ کو جاری رکھا ہے۔

تین مجموعہ ہائے نعت بالترتیب ”جذبہ محبت“ ۱۹۸۸ء ”نوائے بے نوا“

۱۹۹۳ء۔ ”مدحت رسولِ انام“ ۲۰۰۰ء میں شائع ہو کر پذیرائی حاصل کر چکے

ہیں۔ ان کے صاحبزادگان انتہائی لائق و فائق ہیں بڑے بیٹے زبیر احمد خان۔ منجھلے صاحبزادے عزیز احمد خاں اپنا ذاتی بزنس کرتے ہیں چھوٹے صاحبزادے ڈاکٹر عبید احمد خان کراچی یونیورسٹی میں اسلامیات کے پروفیسر ہیں۔ ہویدا صاحب کی اہلیہ اور صاحبزادی عائشہ شمس، صوم و صلاۃ کی پابند خاتون ہیں ان کے داماد شمس الزماں خاں مرحوم۔ یو۔ اے۔ ای کے معروف بینک میں اعلیٰ عہدے پر فائز تھے ۱۹۹۰ء میں انتقال ہوا۔ ان کی نواسی نوید شمس، جن کی شادی ۲۴ دسمبر ۲۰۰۳ء میں وقاص مرزا کے ہمراہ ہوئی اعلیٰ تعلیم کے زیور سے آراستہ ہیں آپ کے نواسے۔ خرم شمس، فیصل شمس، اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں اور سب سے چھوٹے نواسے راہیل شمس ابھی اعلیٰ تعلیم کے لئے کوشاں ہیں۔ آپ کے پوتے سلمان احمد خاں، سعید احمد خاں اور پوتی حبیبہ زبیر، (حافظہ قرآن ہونے کے ساتھ ساتھ) اعلیٰ تعلیم بھی حاصل کر رہے ہیں۔ محمد یونس خان ہویدا نہ صرف ایک اچھے شاعر ہیں بلکہ وہ ایک باعمل مسلمان بھی ہیں خدمت خلق کا جذبہ تو ان کے اندر کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ یونس ہویدا نثر نگار بھی ہیں برسوں پہلے ”ساغر“ کے لیے ایک مضمون ”فکر اقبال“ لکھا جسے اقبال اکیڈمی نے انٹرنیشنل فورم کے لیے منتخب کر لیا تھا۔ یونس ہویدا اپنی شاعری کی شروعات میں فانی بدایونی، غالب اور قمر جلالوی سے متاثر رہے۔

۱۔ کاؤٹنگ کی تحریک سے برسوں منسلک رہے۔ ہویدا صاحب کو یہ سعادت بھی حاصل ہوئی کہ بزمِ جہانِ حمد کا پہلا حمدیہ مشاعرہ آپ ہی کے دولت کدے پر منعقد ہوا۔ اس وقت سے آج تک ہویدا صاحب پابندی سے ماہانہ طرحی حمدیہ مشاعروں میں شرکت فرماتے ہیں اور اپنا طرہی حمدیہ کلام اپنے مخصوص ترنم میں

سناتے ہیں۔ آج کل سفیر جہانِ حمد کی حیثیت سے ”جہانِ حمد“ کے فروغ کے لیے کوشاں رہتے ہیں بزمِ جہانِ حمد کے ماہانہ طرہی حمدیہ مشاعروں کے انعقاد میں بھی پیش پیش رہتے ہیں حمد کہنے کی جانب طبیعت حد درجہ مائل ہے اور اتنی حمدیں کہہ چکے ہیں کہ ایک مجموعہ حمد ترتیب دیا جا سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے بھی یونس ہویدا صاحب سے اس خواہش کا اظہار کیا کہ اب آپ کا مجموعہ حمد شائع ہو جانا چاہیے۔ میری اس خواہش پر لبیک کہتے ہوئے جناب یونس ہویدا صاحب نے اپنے تمام حمدیہ کلام کو یکجا کیا۔ اس حمدیہ کلام کا نام ”ثنائے کبریا“ تجویز کیا گیا اللہ پاک کا فضل و کرم ہے کہ۔ مجموعہ حمد ”ثنائے کبریا“ طباعت کے مراحل سے گزر کر آج آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ آپ کی خدمت میں ہویدا صاحب کے حمدیہ کلام سے کچھ منتخب اشعار پیش کیے جاتے ہیں جو ہم نے مجموعہ حمد ”ثنائے کبریا“ سے منتخب کیے ہیں۔

اللہ کو محبوب ہے اپنا وہی بندہ

جو بندہ رہا حمد و مناجات میں یکتا

جب ہویدا صاحب نے حمد و مناجات اور نعت کو اپنا وظیفہ بنا لیا تو

اللہ رب العزت نے بھی انہیں اپنے منتخب بندوں میں شامل کر لیا، یہی وجہ ہے کہ

وہ کہتے ہیں کہ جہانِ حمد کی زاہبوں سے اب میری واپسی ناممکن ہے۔

یہ آرزو ہے دل کو ہمارے ضیاء

صدقے میں آنحضرتؐ کے یارب شفا ملے

کیوں اب ہویدا جائے نہیں اُتوند نے اسے
 ہر دم وہ اس کے قلب میں جلوہ نما ملے
 یقیناً ہویدا صاحب نے قرآنی آیت ”وَجْنِ اقْرَب“ کو سامنے رکھ کر یہ شعر کہا ہے
 اور خوب کہا ہے۔

میرے قلم نے سیکھ لئے رازِ حمد و نعت
 اللہ جب لکھا تو قلم محترم ہوا
 حمدِ خدا کے فن سے ہویدا کھلا نصیب
 پایا سکون دور ہر اک رنج و غم ہوا

فرمانِ رب تعالیٰ ہے کہ بندہ جب میری جانب ایک قدم بڑھاتا ہے تو میں
 دس قدم اس کی طرف بڑھاتا ہوں اور جب کوئی شاعر صبح و مسا وظیفہ حمد کرے تو
 پھر اس کا قلم محترم کیوں نہ ہو اور اس کی زبان میں اثر کیوں نہ ہو اور یقیناً اسے
 سکونِ قلب بھی حاصل ہوگا۔ چند اشعار اور ملاحظہ فرمائیں۔

زمیں مہرکائی تو نے خوشنما پھولوں کی خوشبو سے
 سجائی اپنی قدرت سے فلک پر کہکشاں تو نے
 عطاؤں کا تری کیوں کر ادا ہو شکر یہ یارب
 زمیں دی ہم کو رہنے کے لیے جنتِ نشاں تو نے

کیا روشن ہماری فکر کو برقِ تجلی سے

شعورِ حمد بخشا دے دیا سوزِ بیاں تو نے

شعورِ حمد اور سوزِ بیاں قسمتِ والوں کو ہی میسر آتا ہے یونس ہویدا صاحب خوش بخت
انسان ہیں کہ انہیں اللہ رب العزت نے ان نعمتوں سے نوازا ہے۔

مجھے امید ہے کہ مجموعہ حمد ”ثنائے کبریا“ کو علمی اور ادبی حلقوں میں پذیرائی

حاصل ہوگی۔ اس موقع پر میں محمد یونس خان ہویدا صاحب کو دلی مبارک باد پیش
کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ انہیں جہانِ حمد کی فضاؤں میں
محو پرواز رکھے اور فروغِ حمد کے حوالے سے ”جہانِ حمد“ اور بزمِ جہانِ حمد پاکستان
کی تحریکوں کو تیز تر کرنے کے لیے انہیں بھرپور صلاحیتوں کا مظاہرہ کرنے کی توفیق
عطا فرمائے۔ آمین۔ آخر میں یونس ہویدا کے چند ایسے اشعار پیش کر کے رخصت
کی اجازت چاہوں گا جن میں بیساختگی نمایاں ہے۔

وہی کافی ، وہی شافی و لے انشائیہ کیا ہے

ہمیں تو حمد کہنی ہے ردیف و قافیہ کیا ہے



رحمت نہ ہو خدا کی تو اس کا زاز میں

تشنہ لبوں کو بادۂ کوثر پلائے کون



گرداب میں ہے کشتی اللہ سہارا دے
رحمت کی نظر کر کے ساحل پہ تو پہنچا دے
شیطان سے بچا ہم کو اور بخش رضا اپنی
ایمان کی حرارت دے جو قلب کو گرما دے



حسنِ عمل کے واسطے توفیق گر ملے
تا عمر تیری حمد لکھوں وہ بنر ملے
اے رب ذوالجلال تمنا ہے اب یہی
شبرِ حرم نہ چھوڑوں اقامہ اگر ملے

خادم ”جہانِ حمد“

طاہر حسین طاہر سلطانی

(اٹاوی)

۳۸/۲۶ بی ون ایریا لیاقت آباد کراچی کوڈ، ۷۵۹۰۰۔ فون: ۳۹۲۲۷۰۱





توصیفِ نور

یونس ہویدا

سائنسی ایجادات کمان کو پہنچ گئے۔ صنعتی اور مادی ترقیاں نگاہوں کو خیرہ کر رہی ہیں یورپ اور امریکہ جیسے ممالک مشعل راہ بننے کے کوشاں ہیں مگر ان ساری ترقیوں کے باوجود انسانوں کو سکون میسر نہیں۔ محبتوں کی قدریں گھٹ گئیں۔ آج کا انسان جس قدر تنہا اور جس قدر دہی ہے پہلے شاید کبھی نہ تھا۔ سائنسی ایجادات کار آمد تو ہیں مگر اشد اوقات جان یوانجی ثابت ہوتی ہیں۔ سپر طاقتوں نے ایٹم بم بریلنگ تھیوری حاصل کی اور ایٹم بم بنا کر رکھ لئے۔ ناگاساکی اور ہیروشیما کی بربادی کے قصے تو آپ نے سنے ہی ہوں گے۔ بقول کسے

جان ہی لینے کی حکمت میں ترقی دیکھی

موت کا روکنے والا کوئی پیدا نہ ہوا

ہماری بربادیوں کی کئی وجوہات ہیں۔ ان میں سے خاص الخاص اسلام سے

دوری اور ادب سے دوری ہے۔ ادب نہ صرف تفسیر حیات ہے بلکہ انسانوں میں افہام و تفہیم کا واحد ذریعہ بھی ہے۔ مگر مشینوں کے شور اور سائنسی ترقی کے غلغلے نے بے چارے ادب نگار کی آواز کو بالکل دبا کر رکھ دیا ہے۔ آپ جانتے ہیں کوئی عہد بھی سرپھروں سے یکسر خالی نہیں ہوتا جو تمام تر تنقید اور حوصلہ شکنی کے باوجود اپنی دھن میں مست اپنی منزل کے تصور میں گم، آگے بڑھتے ہی چلے جاتے ہیں۔ جنہیں منزل مل گئی دنیا ان کے بت بنا کر اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برا ہو گئی ورنہ دھند میں گم ہو جانے والوں کے متعلق تو سوچنا بھی دور کی بات ہے ویسے اکثر یہ بھی ہوتا ہے کہ۔

منزل انہیں ملی جو شریک سفر نہ تھے

ہمارے ساتھیوں میں طاہر سلطانی بھی ہیں، ان سے رابطے کے بعد مجھے یہی محسوس ہوا کہ طاہر سلطانی اپنی دھن میں مست اپنی منزل کی جانب رواں دواں ہیں۔ شعر گوئی کا آغاز تو انہوں نے نعت گوئی سے شروع کیا مگر آج انہیں حمد نگاری بھی سے بدرجہ اتم لگاؤ ہے کئی برسوں سے انہوں نے جہانِ حمد کے عنوان سے منفرد کتابی سلسلہ شروع کر رکھا ہے جو اردو ادب میں اولین سلسلہ ہے۔ جسے خوب خوب پذیرائی مل رہی ہے۔

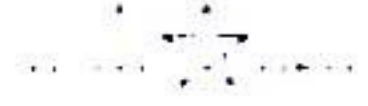
ان کے ہی اخلاق حسنہ اور جدوجہد سے متاثر ہو کر ہم نے بھی حمد نگاری کو اپنا شعار بنا لیا ہے۔ حمد و نعت نگاری سے دل کو کیف و سرور اور سکون ملتا ہے۔ گذشتہ دو برسوں سے مسلسل حمد نگاری کر رہا ہوں اس سے پہلے بھی میں نے حمد نگاری کی ہے مگر وہ تسلسل برقرار نہ رہا جو آج ہے۔ ہماری حوصلہ افزائی میں جہان

حمد کا تسلسل سے اجرا بھی اہم معنی رکھتا ہے دو سال قبل جو حمد یہ اشعار ہم نے کہے
ان میں سے چند اشعار ملاحظہ کریں۔

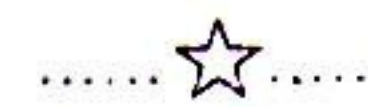
سب پہ رحمت کناں ہے ربّ جلیل
حاکمِ دو جہاں ہے ربّ جلیل
بانٹتا ہے وہ حکمتوں کے گہر
شاہِ کون و مکاں ہے ربّ جلیل



آفریں اس پہ جو غم خندہ بہ لب سبہ جائے
ہونٹ خاموش رہیں قصہ دل کہہ جائے
انس و جن کیا ہیں فرماتے بھی کریں رشک اس پر
ایک آنسو بھی ندامت کا اگر بہہ جائے



آج ہم حمد یہ اشعار کچھ اس قسم کے کہنے لگے ہیں۔
طور پہ حسنِ ازل تیری ہی رعنائی ہے
چاند کا حسن ہے کیا تیری ہی زیبائی ہے



حمد میں رطب اللساں ہیں یا الہی ہم سبھی
ہم سمجھتے ہیں یہ ہے، تجھ سے محبت کا ثبوت

اللہ کے کرم سے وہ جذبہ عطا ہوا
یہ بندۂ حقیر بھی محو ثنا ہوا
یارب ہویدا تجھ سے دعا گو ہے صبح دم
تیرا جہان حمد ہو ہر دم سجا ہوا

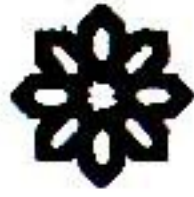
اللہ کا کرم ہے اور میرے لیے عین سعادت ہے اب میں حمد کے حوالے سے اس
مقام تک پہنچا ہوں جہاں سے واپسی کا سوچ بھی نہیں سکتا۔

لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں
محترم اقبال عالم، محترم تنویر چہول، محترم بوہرا عظمیٰ محترم رفیق مغس
کا شکر گزار ہوں کہ ان حضرات نے میری حوصلہ افزائی فرمائی۔
بالخصوص طاہر سلطانی مدیر جہان حمد کا شکریہ جن کی رہنمائی قدم بہ قدم حاصل ہے۔
اللہ سے دعا گو ہوں اللہ مجھے خوب سے خوب تر اور زیادہ سے زیادہ حمدیہ اشعار کثرت
کی توفیق عطا کریں۔ آمین۔ ثمرہ آمین۔

احقر
محمد یونس خان ہویدا

☆☆☆☆☆



ہے خوشبو ان کے شعروں میں بسی توحید باری کی

انصار الحق قریشی، گہرا عظمی

ثنائے کبریا کرنا گہر جزو عبادت ہے

ثنائے کبریا لکھنا بڑی بے شک سعادت ہے

ہویدا نے ثنائے کبریا میں ہے لکھا جو بھی

ولی آواز ہے واللہ اور پُر از عقیدت ہے

چلا ملتی ہے جس سے روح کو اور ذہن کو تابش

نمایاں ان کی حمدوں کے حروفوں میں وہ ندرت ہے

نہایت سادہ لفظوں میں ہے اظہارِ بیاں ان کا
مگر انداز ایسا پڑھ کے ہوتی جس سے حیرت ہے

وہ لکھتے ہیں ثنائے کبریا نعتِ نبی پیہم
عنایت ہے نبی پاک ﷺ کی اللہ کی رحمت ہے

ترانے ہم کو یہ اللہ اکبر کے سناتے ہیں
یقین کامل ہو اس پر یہ زمانے کی ضرورت ہے

کوئی انسان اک آیت بھی ایسی لکھ نہیں سکتا
کلام اللہ ہے قرآن یہ زندہ حقیقت ہے

حواسِ خمسہ کے طابع ہے بس اور اکِ انسانی
کریں سب کچھ بیاں حاصل کہاں یہ اس کو قدرت ہے

شروع ہر کام بسم اللہ سے کرتا ہے جو بندہ
بڑا ہی متقی ہے وہ گہر یہ جس کی عادت ہے

ہویدا ایک مخلص صاحبِ کردار بندے ہیں
چپکتی ان کے چہرے سے مثالی اک بصیرت ہے

ہے خوشبو ان کے شعروں میں بسی توحید باری کی
صمیم قلب سے لکھتے ہیں ان کی قدر و قیمت ہے

دواوینِ ہویدا ہیں سب ہی لائق و ستائش کے
الگ سب سے نئے کبریا کی ان میں عظمت ہے

دعا ہے یہ گہر میری ملے مقبولیت اس کو
کتابِ حمد کا ہر شعر عمدہ خوبصورت ہے

انصار الحق قریشی، گہرا عظمی



”ثنائے کبریا“ کی اشاعت پر محبتوں کے ساتھ

نذرانہ عقیدت

محمد رفیق مغل

ثنا رب کی ثنائے کبریا ہے

یہ رب کی دین ہے رب کی عطا ہے

یہ کیسا اوج ہے کیسا ہے منصب

زمانے سے جداگانہ ملا ہے

یہ حمد و نعت کا ترا مجلہ

حقیقت میں صدائے لآلہ ہے

رہے گا ضوفشاں یونس ہویدا

صلہ یہ حمد کی تصنیف کا ہے

کرم کے راز ہوں تجھ پر ہویدا
ملے اس سے سوا جو کچھ ملا ہے

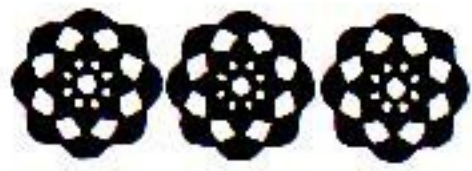
خدا کے فضل سے ہر ایک شاعر
زمینِ دل پہ حمدیں لکھ رہا ہے

تری حمدیں بدینے میں سناؤں
مغل کی اپنے رب سے التجا ہے





واحد ہے وہ اللہ جو ہے ذات میں یکتا
وہ ذات کہ جو اپنی ہر اک بات میں یکتا
اللہ کو محبوب ہے اپنا وہی بندہ
جو بندہ رہا حمد و مناجات میں یکتا
لا ریب وہ اللہ ہے رزاق سبھی کا
مخلوق کی اپنی وہ مدارات میں یکتا
شفقت کی نظر رکھتا ہے بندوں پہ سدا تو
اے ربّ علیٰ تو ہے عنایات میں یکتا
اللہ کا یہ فضل ہے، اشعار لکھے ہیں
تو ہے ہویدا اپنی مناجات میں یکتا





اللہ کے کرم سے وہ جذبہ عطا ہوا
یہ بندہ حقیر بھی محو ثنا ہوا

جو تجھ سے منحرف ہے وہ آباد کب ہوا
کب اٹھ سکا ہے تیری نظر سے گرا ہوا

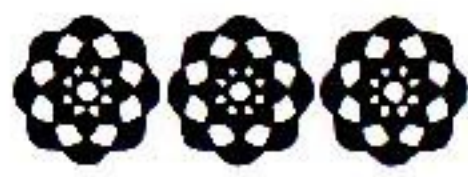
لازم ہے رب کی بندگی کرتے رہیں سدا
دل میں ہے اپنے خانہ یزداں بسا ہوا

پھولوں کو رنگ دے دیا تاروں کو دی چمک
سر پہ ہمارے آسماں سیمیں روا ہوا

رنجیدہ ہے یہ دل مرا شرمندگی بھی ہے
تیری عنایتوں کا کہاں حق ادا ہوا

بندہ جو تیرے در پہ جھکا خوش نصیب ہے
بیشک وہ سرفراز ہوا خوش ادا ہوا

یارب ہویدا تجھ سے دعا گو ہے محمد
تیرا ”جہانِ حمد“ ہو ہر دم سجا ہوا



”جہانِ حمد“ اردو میں حمد کے موضوع پر اولین کتابی سلسلہ (کراچی)



رب کے سوا بہار کا مژدہ بنائے کون
کن کہہ کے عرش و فرش کو پل میں سجائے کون

رحمت نہ ہو خدا کی تو اس کا زار میں
تشنہ لبوں کو بادۂ کوثر پلائے کون

مجھ کو تو خاکِ پائے نبی ﷺ کی تلاش ہے
اس سرزمینِ پاک کا رستہ دکھائے کون

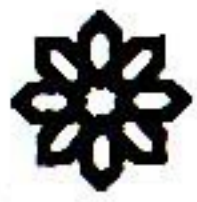
عاصی ہوں شب گزار کہاں ، ان کی یاد میں
اس زندگی کی دھوپ میں اب کام آئے کون

اب چارہ ساز ان کے سوا کون ہے مرا
پھر ما سوا کی یاد کو دل میں بسائے کون

تیرے سوا کسی کا نہیں آسرا مجھے
اس تیرگی قلب و نظر کو مٹائے کون

مل جائے حاضری کا ہویدا کو بھی شرف
پھر ان کے آستانے سے سر کو اٹھائے کون





مصرفِ حمد جب کبھی میرا قلم ہوا
دل پر مرے بھی لفظِ محبت رقم ہوا

گلشنِ خدا کے نور سے آراستہ ہوئے
روشن دل و نظر میں چراغِ حرم ہوا

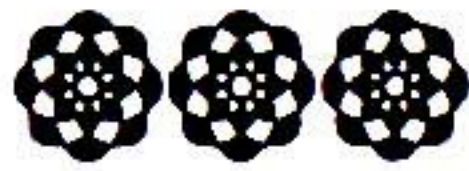
لے آیا جذبِ شوقِ حرم کی فصیل تک
پایا نبی ﷺ کا قربِ خدا کا کرم ہوا

وحدت کا آئینہ جو دکھایا رسول ﷺ نے
دُنیا کے آگے سر نہ کبھی میرا خم ہوا

میرے قلم نے سیکھ لیے رازِ حمد و نعت
اللہ جب لکھا تو قلم محترم ہوا

ہونٹوں پہ ذکرِ رب کے سوا اور کچھ نہیں
میں جب سے آشنائے دیارِ حرم ہوا

حمدِ خدا کے فن سے ہویدا گھلا نصیب
پایا سکون دُور ہر اک رنج و غم ہوا





لیے ہیں اپنے بندوں کے ہزاروں امتحاں تو نے

اتارے ہیں رسولوں کے زمیں پر کارواں تو نے

زمیں مہرکائی تو نے خوشنما پھولوں کی خوشبو سے

سجادگی اپنی قدرت سے فلک پر کہکشاں تو نے

تری شانِ کریمی کب ہوئی محتاجِ فطرت کی

ہوا جو مہرباں ہم پر دکھایا لا مکاں تو نے

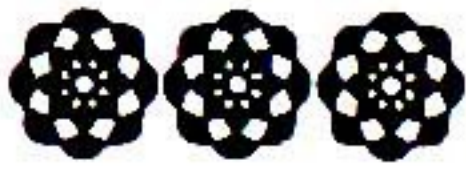
ہوائیں بھی عطا کیں آب و آتش بھی دئے ہم کو

زمیں سیراب کرنے کو دیا ابر رواں تو نے

کیا روشن ہماری فکر کو برقی تجلی سے
شعور حمد بخشا دے دیا سوزِ بیاں تونے

وہی حامد ، وہی محمود و احمد رحمتِ عالم ﷺ
کروں میں ذکرِ احمد ﷺ دے دیا حُسنِ بیاں تونے

کرم تیرا ہوا مولا پہنچ جائینگے منزل تک
ہویدا کو دیا جوشِ جنوں عزمِ جواں تونے





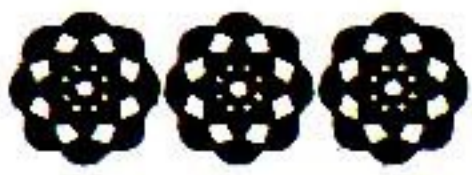
سب پہ رحمت گناں ہے رپّ جلیل
حاکمِ دو جہاں ہے رپّ جلیل

بانٹتا ہے وہ حکمتوں کے گہر
شاہِ کون و مکاں ہے رپّ جلیل

ذّرہ ذّرہ ہے ترجمان اس کا
عظمتوں کا نشان ہے رپّ جلیل

اس کے رحم و کرم کا حال نہ پوچھ
سب کا روزی رساں ہے رپّ جلیل

انس و جن ہوں کہ طائرانِ چمن
 سب تیرے نغمہ خواں ہیں ربّ جلیل
 اس کا جلوہ عیاں ہے ہر شے میں
 اور سب سے نہاں ہے ربّ جلیل
 چاند سورج کی روشنی اس سے
 ہر طرف ضو فشاں ہے ربّ جلیل
 اس سے مایوس ہو کوئی کیوں کر
 رحمتِ بیکراں ہے ربّ جلیل
 اے ہویدا دعا کو ہاتھ اٹھا
 تجھ پہ پھر مہرباں ہے ربّ جلیل





یارب ہم پہ رحمت تیری

یارب ہم پہ شفقت تیری

نورِ مجسمِ نورِ کرن تو

دیکھے کوئی عظمت تیری

چاند ، ستارے روشن سورج

ظاہر میں یہ حکمت تیری

ہر سو جلوے تیرے بکھرے

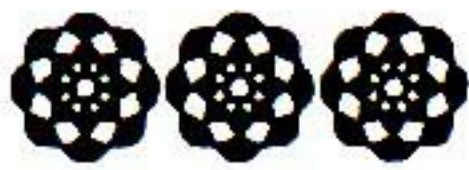
قائم پھر بھی وحدت تیری

بادل گرے ، بجلی چمکے
دیکھے کوئی شوکت تیری

باغ باغیچہ گل بوٹوں میں
توہی تو ہے نکہت تیری

جلوے تیرے یارب دیکھوں
لب پہ آئے مدحت تیری

حمد ہویدا تو نے سنائی
گلی گلی ہے شہرت تیری





آپ کا مجھ پہ کرم ہے آپ کی رحمت بھی ہے
اس جہان رنگ و بو میں آپ کی نکہت بھی ہے

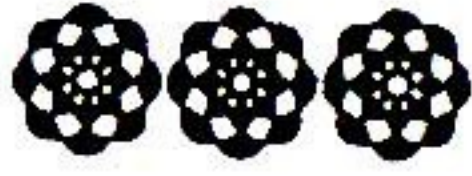
مانتا ہوں زندگی میری ہے اک برگِ خزاں
دل کے بہلانے کو لیکن آپ کی چاہت بھی ہے

پھول میں پتوں میں کلیوں میں نہاں دردِ جگر
دردِ گرا میرا سوا ہے سوزشِ فرقت بھی ہے

دونوں عالم میں نمایاں تیرے جلوے اے خدا
طور پہ حدِ نگاہ اک نور بھی نکہت بھی ہے

آسمانوں میں زمینوں میں فضا میں تو ہی تو
چار سو جلوے ہیں بکھرے آپ کی وحدت بھی ہے

اے ہویدا مہر تاباں اور قمر میں ڈھونڈتے
دور منزل ہی سہی پر عشق کی رفعت بھی ہے



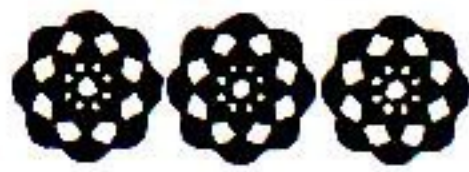


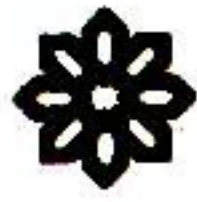
لکھوں حمد باری تمنا یہی ہے
کوئی حمد پیازی تمنا یہی ہے
دمِ آخریں تیرا کلمہ خدایا
زباں پر ہو جاری تمنا یہی ہے
تیرے دین حق پر فدا کاش ہووے
یہ ہستی ہماری تمنا یہی ہے
تری حمد کا ہی ہمیشہ ہمیشہ
رہوں میں لکھاری تمنا یہی ہے
وہاں حاضری کی کب آئے گی باری
ہویدا کی مولا تمنا یہی ہے



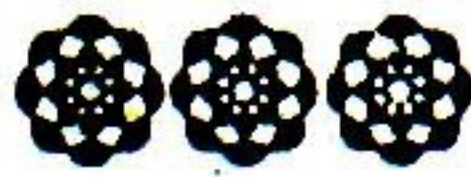


صدا اللہ اللہ لگا اے ہویدا
کیا کر تو ذکرِ خدا اے ہویدا
بہر لمحہ رکھنا مقدم جہاں میں
خدا و نبی ﷺ کی رضا اے ہویدا
یوں تبلیغِ پیغامِ رب کی کیا کر
سنا سب کو حمدِ خدا اے ہویدا
ہے اس کی امانت یہ جاں بھی بلا شک
اُسی پہ تو کر دے فدا اے ہویدا
ہر اک گھر ہو نورِ خدا سے متور
یہی کر خدا سے دعا اے ہویدا





تو ہی میرا خدا ہے تو ہی چمن کا مالی
میں کرمِ ناتواں ہوں اے دو جہاں کے والی
اسلام دینِ فطرت ، اسلام دینِ عالی
کیا شانِ مصطفائی ﷺ بنیاد جس نے ڈالی
یارب نظر میں اپنی بطحی کی سرزمین ہے
یہ آرزو مگر ہے آئے ازاں بلالیؑ
کب تک رہے گا ارزاں مسلم کا خون ناحق
اے ناخدائے کشتی اے بیکسوں کے والی
تو ہی ازل ، ابد ہے تو ہی خدائے کامل
تجھ سے ہی مانگتا ہوں تیرا ہوں میں سواہی





گلشن میں گل ، ثمر بھی درختِ چنار ہے
یارب تیرے کرم سے یہ ساری بہار ہے

فکرِ معاش کرتا ہوں ایماں مگر یہ ہے
روزی رساں خدا ہے یہ دل کو قرار ہے

حمد خدا جو کہتا ہوں آتی ہے یہ صدا
شاعر کے واسطے یہ بڑا افتخار ہے

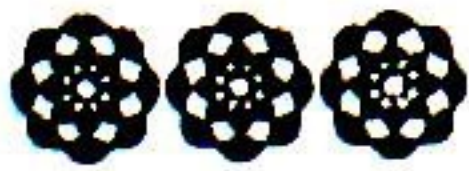
حمد خدا کے صدقے میں مل جائے گی اماں
واللہ اس یقین پہ مجھے اعتبار ہے

پڑھتا ہوں بعد حمد میں نعتِ محمدی ﷺ
عادت ہے یہ مری یہی میرا شعار ہے

مجھ کو کرم کی بھیک عطا اتنی کیجیے
اڑ کے مدینے پہنچوں یہ دل بیقرار ہے

صلِ علیٰ کا ذکر لبون پر لئے ہوئے
شہرِ نبی ﷺ میں آگیا فصلِ بہار ہے

دیکھو ہویدا شانِ رسالت مآب ﷺ کو
مدحت سرا حضور ﷺ کا پروردگار ہے





بوئے گل میں خدائے جہاں مل گیا
جستجو جس کی تھی بے گماں مل گیا

میں چلا قافلے ساتھ میں چل دیے
رب کے کعبے کا مجھ کو نشاں مل گیا

مہرباں کس قدر حال پر ہے خدا
صحنِ کعبہ میں زم زم رواں مل گیا

جرعہ عشقِ حق پی کے سیراب ہوں
آب و گل سے مزین جہاں مل گیا

عرش مجھ کو ملا ، فرش مجھ کو ملا
حق کا سایہ مجھے بے کراں مل گیا

میری قسمت تو دیکھو فقیہ عرب
چاند تارے ملے آستیاں مل گیا

ہے زباں پر مری اسم رب العلا
حمد کرنے کو عطرزِ بیاں مل گیا

چرخ کہتا رہا میں یہ سنتا رہا
اے ہویدا تجھے مہرباں مل گیا





جس کی حکمت سے بنا سارا جہاں تو ہی تو تھا
گن سے پہلے کون تھا اے لامکاں تو ہی تو تھا

اس زمین اس آسماں میں صوفشاں تو ہی تو ہے
یعنی نورِ اولیٰ، اے لامکاں تو ہی تو تھا

حضرت یونسؑ کو نگلا ماہی بیتاب نے
پھر سنی جس ذات نے آہ و فغاں تو ہی تو تھا

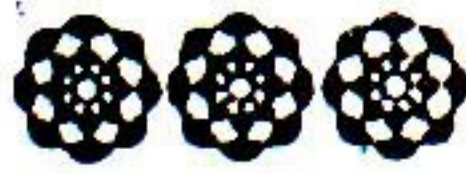
اپنے بندوں کو دیا ہے تو نے فرقانِ حمید
نکتہ داں تو ہی ہے یارب، اور نکتہ داں تو ہی تو تھا

زخم رستے ہی رہے سب حضرت ایوبؑ کے
صبر کی نعمت عطا کی، مہرباں تو ہی تو تھا

مشکلوں میں سب پکارا کرتے ہیں مولا تجھے
آج بھی تو ہی ہے کل وردِ زباں تو ہی تو تھا

آگ کے شعلے تھے رقصاں اور تنہا تھا خلیل
ہو گئے گلزارِ شعلے، پاسباں تو ہی تو تھا

اے ہویدا عالمِ فانی میں بس اللہ ہے
اے خدانے لم یزل دل میں نہاں تو ہی تو تھا





ترانہ گا رہے ہیں طائرانِ خوش نوا تیرا
ہمیں تو سر جھکانا ہے کہ ہے سجدہ روا تیرا

ازل سے تو، ابد تیرا، جدھر دیکھوں ادھر تو ہے
زمیں تیری، فلک تیرا، یہ بندہ خوش ادا تیرا

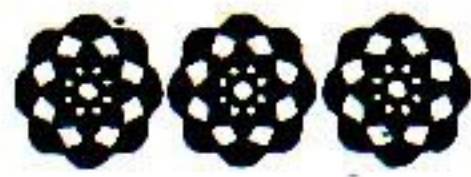
تڑپتے ہیں ترے عاشق مگر تو چھپ کے رہتا ہے
تیرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلا دیا ہم کو پتا تیرا

نہ ڈر ہے اب عدو کا اور نہ خوفِ گرمی محشر
سہارا دونوں عالم میں ملا رہتا ہے تیرا

کوئی مشکل جو رستے میں کبھی حائل ہوئی میرے
دعائیں گڑ گڑا کر کیں، دیا ہے واسطہ تیرا

نوازا نعمتوں سے اور کرم بے حد کیا تو نے
خلوصِ دل سے پڑھتا ہوں میں کلمہ اے خدا تیرا

بچایا غیر کے در سے تری یہ مہربانی ہے
ہویدا کے لیے سب کچھ ہے مولا آسرا تیرا





طور پہ حُسنِ ازل تیری ہی رعنائی ہے
چاند کا حسن ہے کیا تیری ہی زیبائی ہے

میں نے دیکھا ہے کہ صحرا میں گلِ لالہ ہے
عکسِ گلِ خوب ہے صحرا میں بہار آئی ہے

تیرے جلوے ہیں جہانوں میں تیرا ذکرِ جمیل
ذڑے ذڑے میں نمایاں تری رعنائی ہے

یہ تمنا ہے طوافِ درِ کعبہ کرلوں
فقر و فاقہ ہے، خطا کاری و رسوائی ہے

مجھ کو بخشش کی طلب تھی جو عطا کی تو نے
میری بخشش کی خبر بادِ صبا لائی ہے

اے خدا اپنے ہویدا کا بھرم بھی رکھ لے
دید کر لے وہ حرم کی یہ قسم کھائی





وہی کافی ، وہی شافی و لے انشائیہ کیا ہے
ہمیں تو حمد کہنی ہے ردیف و قافیہ کیا ہے

نہ سمجھا زر پرستوں نے کہ عادل ہے خدا میرا
خدارا تو سمجھ کہ عدل کیا ہے عدلیہ کیا ہے

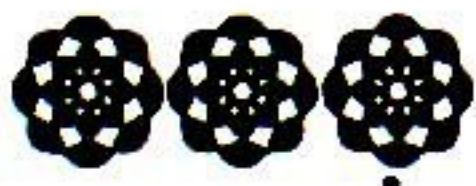
ابھی اک پل نہ گزرا تھا کہ پوچھا اہل محفل نے
بتا اے پیر کامل کلمہ ربّ العلی کیا ہے

عطا کی ربّ عالم نے دلوں کو وسعت صحرا
بشر کو کیا خبر ہے کہ ، مقام کبریا کیا ہے

وہی خالق ہے جنت کا وہی خالق جہنم کا
نہ ہو حدّ ادب مانع تو پوچھیں عندیہ کیا ہے

وجود عالم فانی کو ہم نے خوب تر جانا
نہ جانا گن فکاں کیا ہے نظامِ کبریا کیا ہے

عزیزو جب ہوا آنا۔ مرا شہرِ خموشاں میں
تو پوچھا گورکن نے اے ہویدا سوچتا کیا ہے





تسخیر ماہتاب ہے اُس ذوالجلال کے سبب
اترا نہیں میں چاند پہ اپنے کمال کے سبب

یہ آسمانوں کی ردا تاروں سے ہے بھری ہوئی
شمس و قمر ہیں پر ضیا تیرے جمال کے سبب

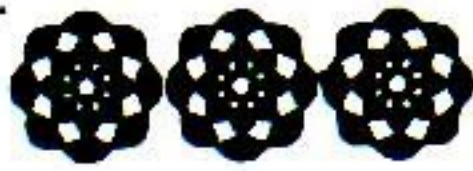
کرتے رہے احد احد دل میں تھا عشق مصطفیٰ
عاجز اُمیہ ہو گیا عزم بلائ کے سبب

اُسوہ تیرے رسول کا بے مثل و بے عدیل ہے
اک انقلاب آ گیا ان کے خصال کے سبب

جلوہ جو دیکھا طور پہ غش کھاگئے کلیم بھی
روشن چراغِ طور ہے تیرے جلال کے سبب

دولتِ دینِ مصطفیٰ بانٹی گئی گلی گلی
ممکن ہوا ہے یہ عمل رب کے مقال کے سبب

یارب! ہویدا ہے نخل، کرتا ہے تجھ کو یاد یہ
دل کو سکون ہے ملا تیرے خیال کے سبب





آب و تاب طور سینا تیری سطوت کا ثبوت
چاند، سورج، کہکشاں ہیں، تیری عظمت کا ثبوت

ہو گئیں خیرہ نگاہیں آب و گل کی بزم میں
نیلگوں یہ آسماں ہے، تیری رفعت کا ثبوت

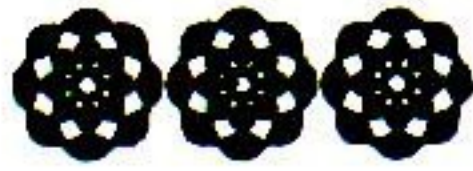
حمد میں رطب اللساں ہیں یا الہی ہم سبھی
ہم سمجھتے ہیں یہ ہے، تجھ سے محبت کا ثبوت

ہر گھڑی وابستہ ہیں ہم سب جہانِ حمد سے
حمد کی ترویج مولا، تیری شفقت کا ثبوت

کلمہ طیب میں تیرا ذکر اور ذکرِ نبی
حمد میں ہے ذکرِ احمدِ ذوقِ مدحت کا ثبوت

تیری قدرت کی نشانی یہ ثریا مرحبا
آسماں پر کہکشائیں، تیری صنعت کا ثبوت

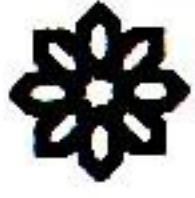
رہِ سرکارِ دو عالم کی عبادت لازمی
اے ہویدا ہیں عمل تیرے عبادت کا ثبوت





اسی کے انس و جان، باغِ جنات بھی اس کا ہے
زمین بھی اس کی ہے اور آسماں بھی اُس کا ہے
وہی جراتا ہے طوفان میں سفینے کو
اسی کی کشتیِ یم بے کراں بھی اس کا ہے
وہی ہے مالک و خالق، نہیں ہے کوئی شریک
مکان بھی اس کا ہے اور لامکان بھی اُس کا ہے
اُسی سے ہر سو ہویدا ہے نور ہستی کا
”جہانِ حمد“ ہے اُس کا، جہاں بھی اُس کا ہے





یہ فیضانِ حبیب ﷺ کبریا ہے
نظر کے سامنے نورِ خدا ہے

کروں میں بندگی اپنے خدا کی
جھکاوی ہے جبیں اُس کی رضا ہے

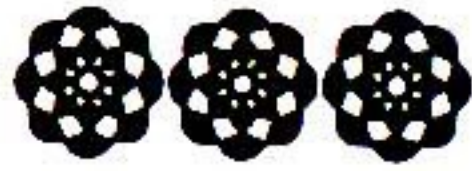
فلک سے کم نہیں یہ فرشِ خاکی
نشاں عظمت کا یہ کعبہ بنا ہے

ہماری عقل کیا سمجھے گی اُس کو
ہمارا مولا رپِ دوسرا ہے

اُسی کے جلوے آنکھوں میں بسے ہیں
وہی تو ہر طرف جلوہ نما ہے

حقیقت ہے اُسے اب مان لو تم
وہی سب پر کرم فرما رہا ہے

ہویدا تو ہے بندہ ایک احقر
وہی حمد و ثنا لکھوارہا ہے





حمدِ ربِّ دو جہاں کرتا رہوں
پی کے زم زم لآ اِلہ پڑھتا رہوں

ربِّ کعبہ سے مری ہے التجا
نعتِ محبوب ﷺ خدا لکھتا رہوں

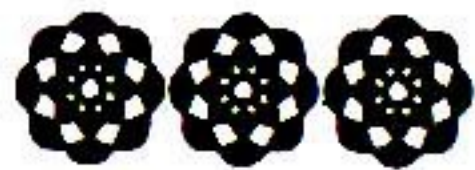
خوش نصیبی ہے جو دیکھوں میں حرم
ہر قدم اللہ سے ڈرتا رہوں

آرزو ہے جانبِ طیبہ چلوں
اور درودِ پاک میں پڑھتا رہوں

شاہد علیہ السلام دین کی یاد میرے دل میں ہے
یاد میں صبح و مسا روتا رہوں

خادم محبوب حق کہیے تو خوب
خدمتِ محبوب علیہ السلام حق کرتا رہوں

اے ہویدا تو ہوا عزمِ سفر
سنگ تیرے بے خطر چلتا رہوں





رَبِّ عَالَمِ هِيَ خَالِقِ عَالَمِ
بِنْدِغِي اِخْتِيَارِ كَرْتَا هُون

رَبِّ نِي تَخْلِيْقِ عَمِي هِيَ يِه دُنْيَا
ذَكَرِ مِيں بَارِ بَارِ كَرْتَا هُون

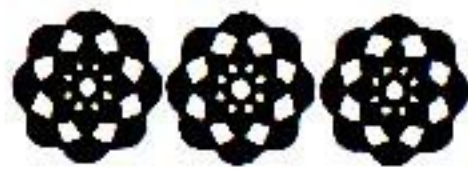
مِيْرِي رَبِّ كَا شَرِيْكَ كُوْنِيْ نِهِيْن
دَلِ كُو بَاغِ وَ بِيْهَارِ كَرْتَا هُون

پِيْنِي زَمِ زَمِ چَلَا مِيں سُوْنِيْ حَرَمِ
عَاْجِزِيْ اِخْتِيَارِ كَرْتَا هُون

زمزمہ خواں ہوئے طیور چمن
میں بھی ذکرِ بہار کرتا ہوں

رحمتوں کا نزول ہے مجھ پر
شکر پروردگار کرتا ہوں

اے ہویدا جھکے یہ سر میرا
ذکرِ آمرزگار کرتا ہوں





خالق کون و مکاں اللہ ہے

بر زمیں بر آسماں اللہ ہے

اس کے جلوؤں، کئی نہیں حد و شمار

بام و در سے ضو فشاں اللہ ہے

کوئی اس کے حکم سے باہر نہیں

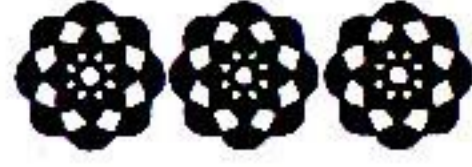
بحر و بر پر حکمراں اللہ ہے

بندہ یہ بے راہ و بے طاعت سہی

ہر نفس ہی مہرباں اللہ ہے

پوچھتے ہیں بوئے گل میں کون ہے
کیوں نہیں کہتے میاں اللہ ہے

اے ہویدا جو بھی چاہے مانگ لے
دینے والا بے گماں اللہ ہے





لکھوں میں حمد وہ ہمت عطا کر
مرے اشعار میں ندرت عطا کر

نہیں کچھ بھی تمہا خسروی کی
مجھے عرفان کی دولت عطا کر

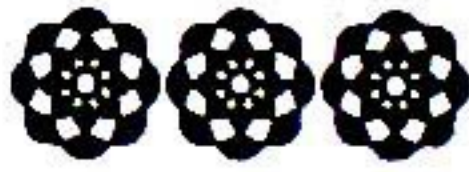
تجھے ہی جانتے ہیں مانتے ہیں
خدا وندا ہمیں نصرت عطا کر

لبوں پہ حمد ہو وقتِ نزع بھی
الہی ایسی اب قسمت عطا کر

ترے محبوب ﷺ کی الفت ہو دل میں
تو اس نسبت کو اب وسعت عطا کر

سجائیں محفلِ حمدِ آسماں پر
الہی بندوں کو قدرت عطا کر

ترے بندوں کے کام آئے ہو پدا
بہ اندازِ دگر رحمت عطا کر





حُسنِ عمل کے واسطے توفیق گر ملے
تا عمر تیری حمد لکھوں وہ ہنر ملے

صحرا ، پہاڑ ، دریا ، کلی اور پھول بھی
تیری ہی یاد میں ہمیں برگ و شجر ملے

بندہ ہوں ادنیٰ تیرا ، دعا کر میری قبول
زم زم مجھے بھی پینے کو شام و سحر ملے

اے رب ذوالجلال تمنا ہے اب یہی
شہرِ حرم نہ چھوڑوں اقامہ اگر ملے

مجلسِ جہانِ حمد کی کیا خوب ہے سچی
روشنِ غریب خانے کے دیوار و درملے

جو سیدھی راہ قوم کو دکھلائے اے خدا
ایسا بھی کوئی ہم کو یہاں راہبر ملے

دعوائے رہبری جو فقیہ شہر کرے
ممکن ہے با صفا کو بھی کوئی بھنور ملے

ہے آرزو حرم کی زیارت نصیب ہو
مولائے گل ہویدا کو اذنِ سفر ملے





گرداب میں ہے کشتی اللہ سہارا دے
رحمت کی نظر کر کے ساحل پہ تو پہنچا دے

توفیق عطا کر دے سیرت پہ چلیں ہم سب
سرکار ﷺ کی الفت دے جینے کا سلیقہ دے

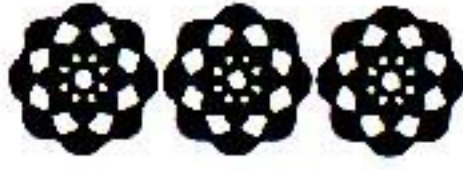
شیطان سے بچا ہم کو اور بخش رضا اپنی
ایمان کی حرارت دے جو قلب کو گرما دے

رستہ تو دکھا سیدھا ، دے نور ہدایت کا
تو میری حفاظت کر ، ابلیس نہ دھوکا دے

دنیا پہ تری رحمت ، ہم سے ہے تجھے الفت
کعبہ ہمیں دکھلا دے ، طیبہ کی تمنا دے

جنت سے میں نکلا تھا اک بار خطا کر کے
تو بخش گئے میرے ، فردوس کا گوشہ دے

کہتا ہے ہویدا یہ ، رحمت کی نظر کر دے
بندہ ہوں ترا احقر ، قسمت مری چمکا دے





سکونِ دل مرے داور عطا کر
مریضِ عشق ہوں میری دوا کر

بنادے اس کو بزمِ نور و نکہت
مرے غم خانہ وحشت میں آکر

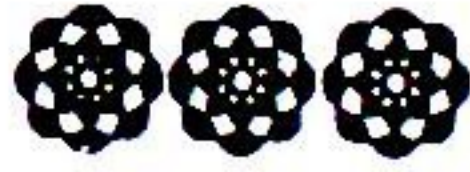
رہا کر دے ہر اک فکر و الم سے
مجھے بیگانہ عالم بنا کر

ادھر بھی اک نظر اے جانِ عالم!
دکھا دے اک جھلک پردہ اٹھا کر

بناوے ترجمانِ کیف و مستی
شرابِ لالہ مجھ کو پلا کر

محبت کی نئی راہوں سے گزرا
مجھے قربت ملی آزار پا کر

ہویدا کی یہی اک التجا ہے
فقیری اپنی چوکھٹ کی عطا کر





یہ آرزو ہے دل کو ہمارے جلا ملے
صدقے میں آنحضور ﷺ کے یارب شفا ملے

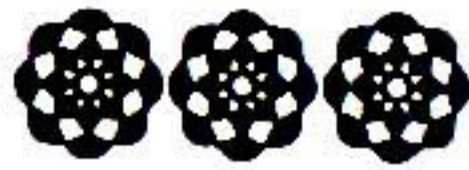
ہے تیرگی جہاں میں اُجالا کہیں نہیں
تاریک راستوں میں کوئی خضر سا ملے

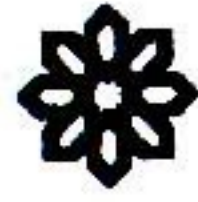
رہتا ہوں میں چمن میں بہار چمن کہاں
بادِ صبا چلے تو چمن کو بقا ملے

پرچم بلند دینِ میں کا جو کر سکے
اللہ سے دُعا ہے کوئی رہنما ملے

رَحمتِ سفر تو باندھے طیبہ نگر چلیں
اللہ ہم کو کوئے حبیب ﷺ خدا ملے

کیوں اب ہو پیدا جائے کہیں ڈھونڈنے اُسے
ہر دم وہ اس کے قلب میں جلوہ نما ملے





مرے دل کی دنیا میں آئے خدا را
چراغِ محبت جلائے خدا را

میں تشنہ دہن ہوں رہ جستجوں میں
کوئی آبِ کوثر پلائے خدا را

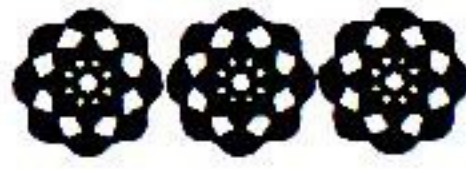
مرا کارواں راہ میں کھو گیا ہے
نشاں کارواں کا بتائے خدا را

سمجھ لوں میں مفہوم بھی زندگی کا
ذرا پاس اپنے بلائے خدا را

یہ مانا کہ منزل سے دوری بہت ہے
کوئی راہ منزل دکھائے خدا را

نہیں تابِ نظارہ لیکن کبھی تو
لب بام جلوہ دکھائے خدا را

غم ہجر میں اب ہویدا گھرا ہے
کوئی در پہ اس کو بلائے خدا را





خوف کیوں ہوگا روزِ محشر سے
سامنا ہوگا اپنے داور سے

مسلموں کو بچائے اے مولا
کافروں کے تمام ہی شر سے

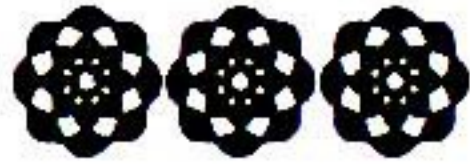
مولا تیرا کرم ہے بے پایاں
ہٹ گئے ہم ہی اپنے محور سے

رب نے ان کو جہاں میں بھیج دیا
روشنی آگہی ہے سرور ﷺ سے

کس کو الزام دیں تباہی کا
بات بگڑی ہے اپنے ہی گھر سے

رحمتِ رب کی اک مثال ہے یہ
لہریں جیسے انھیں سمندر سے

دوستی سچی اے ہویدا کرو
رہ عالم سے رہ اکبر سے





خدا کو یہاں اور وہاں دیکھتا ہوں
تصور میں دونوں جہاں دیکھتا ہوں

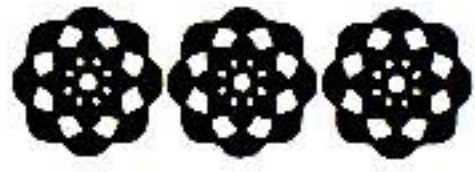
نکالا گیا ہوں بہشت بریں سے
مگر دل کو اپنے جواں دیکھتا ہوں

فرشتوں سے کہدو ذرا غم نہیں ہے
نگاہوں میں ارض و سما دیکھتا ہوں

نہ تاب سخن ہے نہ تابِ تکلم
میں موسیٰ کو نوحہ کناں دیکھتا ہوں

ازل سے نمایاں وہی نورِ کامل
یہاں دیکھتا ہوں وہاں دیکھتا ہوں

ہویدا سکونِ غم زیست لے لے
زمیں پہ میں باغِ جنان دیکھتا ہوں





نکالا ہے گھر سے بڑا ہی کرم ہے

بہر حال دنیا بھی رشکِ ارم ہے

کہیں چاندنی ہے کہیں چاند تارے

کہیں بزمِ یاراں میں رقصِ صنم ہے

کہیں لالہ و گل کہیں گلستاں ہے

دیارِ عرب میں بہارِ عجم ہے

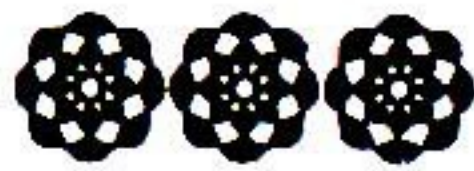
کہیں حُسنِ نازاں کہیں نازنیں ہیں

دلِ نا توواں پہ یہ کیسا ستم ہے

کہیں سازِ ہستی کہیں سوز و مستی
کہ ویرانہ سارا ہی دیر و حرم ہے

اجازت سے تیرے ہی کہتا ہوں مولا
میرا گھر نہیں ہے مجھے اس کا غم ہے

ہویدا سفر ہے کمر باندھ لینا
کہ عرشِ بریں پہ مقام ارم ہے





آفریں اس پہ جو غم خندہ بہ لب سہہ جائے
ہونٹ خاموش ہوں اور قصہ دل کہہ جائے
انس و جن کیا ہیں فرشتے بھی کریں رشک اس پر
ایک آنسو بھی ندامت کا اگر بہہ جائے
موند کر آنکھ تصور میں ترے بیٹھے ہیں
زیر مژگاں نہ کوئی قطرہ خوں رہ جائے
آرزو ہے نہ کوئی اور تمنا لیکن
بزم میں کچھ تو مرا ذکرِ زیوں رہ جائے
یہ ہویدا کی ہیں باتیں نہ سنو تو اچھا
کیا بھروسہ کہیں وحشت میں نہ کچھ کہہ جائے





دیکھیں گے آج جلوہ جاناں نظر سے ہم
لکھیں گے دل کا حال بھی خونِ جگر سے ہم

ہم انتہائے شوق میں منزل کو چل دئے
کچھ دور چل کے رہ گئے اپنے سفر سے ہم

اب تک ہے یاد لذتِ آوراگی ہمیں
گذرے تھے ایک بار تری رہگذر سے ہم

پروردگار تیرے کرم سے ہے حوصلہ
ملتے ہیں روزِ گردشِ شام و سحر سے ہم

تیری محبتوں کا شاکر ہوں کردگار
لیتے رہیں گے روشنی تیرے مہر سے ہم

گرم سفرِ ازل سے ہیں تیری تلاش میں
دیکھیں گے اے خدا تجھے اپنی نظر سے ہم





عشق ہے بے خبر اپنے انجام سے
جل رہا ہے دیئے کی طرح شام سے

ڈھونڈتے ہی رہے نقش کوئی ملے
گرچہ بنتے رہے نقش ہر گام سے

تیری چاہت مجھے لے گئی بام تک
دیکھ کر تیرا جلوہ گئے کام سے

قرب تیرا ملے آرزو ہے مری
میں جئے جا رہا ہوں تیرے نام سے

عشق کامل نہیں ہے ابھی تک مرا
تیر برسا کیے ہیں در و بام سے

لذت فقر سے آشاء ہی نہیں
عشق بھر دیکھے اپنے پیغام سے

اب سہارا ہویدا کو سجدوں کا دے
کیا ملے گا اسے بادہ و جام سے





محفل میں دیوانے آئے
ہم بھی ناز اٹھانے آئے

سجدہ کرتے اشک بہاتے
رب کو لوگ منانے آئے

رب کا ذکر لئے ہونٹوں پر
دل کی بزم سجانے آئے

پردہ نشیں اب پردہ اٹھا دے
دیکھ ترے ستانے آئے

تیری گلی میں شورِ انا الحق
نغمہ خواں دیوانے آئے

وقتِ سحر اشعار ہویدا
در پہ ہم بھی سنانے آئے





حُسن کو پردے میں رہنا چاہئے
عشق کو رسوا ہی ہونا چاہئے

دور ہے منزل ستاروں سے پرے
چاند سے آگے ہی جانا چاہئے

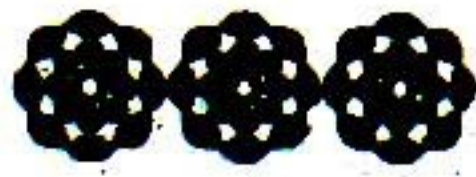
دورئی منزل کا رونا کس لئے
ہمسفر کو ساتھ رہنا چاہئے

دیکھتے کب تک نقابِ رخ اٹھے
ہوش میں موسیٰ کو رہنا چاہئے

شونجی محبوب کا کیسا گلہ
ناز یوسف کو اٹھانا چاہئے

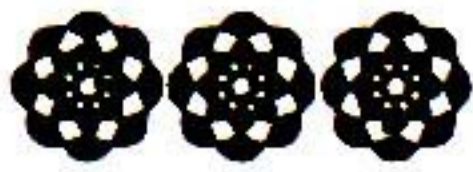
حُسنِ کامل چھپ کے رہتا ہے تو کیا
ہجر میں رو رو کے جینا چاہئے

اے ہویدا کم نہ ہو عزمِ سفر
آسمانوں سے گذرنا چاہئے





گدا ہوں ، تُو جھولی کو بھر دے اے داتا
حرم کے قرین مجھکو گھر دے اے داتا
میں جلووں کو تیرے ، نظر میں بسا لوں
مجھے اب تُو ایسی نظر دے اے داتا
مرا گھر مہک جائے حمد و ثنا سے
مرے گھر میں ایسا شجر دے اے داتا
تیری حمد کا اب وظیفہ ہو ہر دم
جو توفیق مجھکو اگر دے اے داتا
تو ہر شے پہ قادر ہے ایماں ہے میرا
ہویدا کو دل پر اثر دے اے داتا





رب کے حضور ہاتھ اٹھائیں دُعا کریں
دولت ہے حمد خاص لکھا اور پڑھا کریں

راہِ خدا میں خرچ کریں مال و جواہر
سمجھا رہا ہے ب کہ ہم ایسا کیا کریں

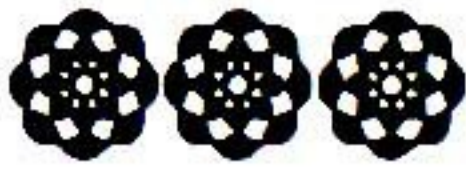
رسوائیوں بچنے کا ہے راستہ یہی
احکامِ رب سے ہم نہ بغاوت کیا کریں

غیروں کے سامنے نہ کبھی ہاتھ بڑھائیں
در پہ ہویدا آؤ خدا کے صدا کریں

یا رب اک آرزو ہے کہ اب صرف اور صرف
حمدوں کے پھول دل میں ہمارے کھلا کریں

راضی خدا کو کرنے کا اک راستہ یہ ہے
مخلوقِ رب تعالیٰ کی خدمت کیا کریں

رب کے کرم کا شکر ادا کس سے ہو ادا
لے لے کے نام رب کا ہویدا جیا کریں



اسناد

پیر و مرشد اشرف الامشاخ استاذ الاساتذہ وحید العصر عالم باعمل، محقق، ادیب
حافظ قاری الحاج مولانا ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان نقشبندی مجددی مدظلہ العالی

- | | | |
|-------------------------------|---|---------------------------|
| ۱۹۳۲ء (جبلپور۔ پرائمری اسکول) | : | ۱۔ پرائمری سرٹیفکیٹ |
| ۱۹۲۹ء علیگڑھ انٹر میڈیٹ کالج | : | ۲۔ ہائی اسکول سرٹیفکیٹ |
| ۱۹۳۰ء علی گڑھ انٹر میڈیٹ کالج | : | ۳۔ سرٹیفکیٹ با نیشنل نماز |
| ۱۹۳۱ء علیگڑھ انٹر میڈیٹ کالج | : | ۴۔ سرٹیفکیٹ انٹر میڈیٹ |
| ۱۹۳۳ء علیگڑھ یونیورسٹی | : | ۵۔ بی اے |
| ۱۹۳۵ء علیگڑھ یونیورسٹی | : | ۶۔ ایم اے (فارسی) |
| ۱۹۳۶ء علیگڑھ یونیورسٹی | : | ۷۔ ایل ایل بی |
| ۱۹۳۷ء علیگڑھ یونیورسٹی | : | ۸۔ ایم اے (اردو) |
| ۱۹۳۷ء ناگپور یونیورسٹی | : | ۹۔ ایم اے: (فارسی) |
| ۱۹۴۷ء ناگپور یونیورسٹی | : | ۱۰۔ پی ایچ ڈی |
| ۱۹۵۹ء ناگپور یونیورسٹی | : | ۱۱۔ ڈی لٹ |





محمد یونس خاں



نام

یونس ہو پیدآ



تخلص

نیم مارچ ۱۹۳۰ء



ولادت

بمقام قاری پور (یوپی)

بی۔ اے۔ ایل ایل بی (ایڈوکیٹ ہائی کورٹ)



تعلیم

”بزم جہانِ حمد“ کراچی، پاکستان



نائب چیئرمین

”جہانِ حمد“ سہ ماہی کراچی



سفیر جہانِ حمد

سی۔ ۱۲۳، بلاک ۶، فیڈرل بی ایریا، کراچی۔ ۷۵۹۵۰



رہائش

یونس ہو پیدآ کی تصانیف

۲۔ ”نوائے بے نوا“ (مجموعہ نعت)

۱۔ ”جذبہ محبت“ (مجموعہ نعت)

۴۔ ”کلام ہو پیدآ“ (غزل)

۳۔ ”مدحت رسولِ انام“ (مجموعہ نعت)

۶۔ ”نمائے کبریا“ (مجموعہ نعت)

۵۔ سوز و ساز (غزل)

562

جہانِ حمد پبلشرز



38/28 - بی ون ایئر ایف ایڈریس، لاہور۔ 75900
E-mail: jahan@yaho.com